مقالات

تحریر : الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ : جناب محمد مسعود عبدہ

قسط (۲۴)

اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ

"اسماء اللہ الحسنیٰ" کے معانی!

۳۷۔ "العلیّ" :

"العلیّ" "علوّ" سے ہے، جو علوِ مرتبت کے معنوں میں بلاغت کے لیے آتا ہے۔ یہ لفظ ایسے بلند رتبہ کا ترجمان ہے کہ تمام مراتب اس سے ہیچ ہیں اور انسانی ذھن اس کا تصور تک نہیں کر سکتا۔

اسی لیے بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ "العلیّ" وہ ذات ہے جو ادراک سے بالاتر ہے اور اس کی صفات تصورِ انسانی سے ماوراء ہیں۔

اسی سے "المتعالی" ہے، اور اس سے مراد ایسی ذات ہے کہ جس کسی نے بھی اس کو اپنے تراشیدہ مراتب کے تصوّر میں ڈھال کر بیان کرنے کی کوشش کی، اس نے گویا اللہ تعالیٰ پر افتراء کیا (یعنی وہ اس قدر عالی مرتبت ہے جس کا ہم تصور تک نہیں کر سکتے!)

یہ بھی کہا گیا ہے کہ "المتعالی" وہ ہے کہ جس کی صفت وثناء ممکن نہ ہو اور اس کی صفات مخلوق کی صفات سے عظیم تر ہوں[1] "المتعالی" کی "تاء" تفرد وتخصیص کے لیے ہے جو رفعت اور بلندی کی

---

[1] تحفۃ الاحوذی ج ۹، ص ۴۸۵، ۴۸۸۔ الاسماء والصفات ص ۴۲، ۲۷ فقیہ قاضی حلیمی فرماتے ہیں :
"متعال" ایسی تمام صفات سے بالاتر ہستی کو کہتے ہیں جو حادث اشیاء کا خاصہ ہیں ـــــ مثلاً اعضاء و جوارح، ازواج و اولاد، کسی جگہ پر بیٹھنا اور نقل مکانی کرنا وغیرہ! اس لیے کہ ان صفات میں سے بعض صفات ایسی ہیں جو حد یا انتہائے مرتبہ کو متعین کرتی ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کے علوِ مرتبت کی کوئی حد یا انتہاء مقرر نہیں کی جا سکتی ـــــ اسی طرح ان میں سے بعض صفات حاجت وضرورت کو ظاہر کرتی ہیں، جبکہ اللہ رب العزت "الصمد" یعنی سب سے بے نیاز ہیں اور انہیں کسی کی حاجت وضرورت نہیں ـــــ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ترجمان ہے اور یہ لفظ مخلوقات میں سے کسی کے بھی لائق نہیں، بلکہ یہ ان کے حق میں ذمّ (برائی) ہے ــــ جبکہ اللہ رب العزت کی شان میں یہ مدح ہے ــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ" (البقرة : ۲۵۵)

"اور وہ (اللہ) بڑا عالی رتبہ، جلیل القدر ہے!"

نیز فرمایا :

"ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ" (لقمان : ۳۰)

"یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (کی ذات) برحق ہے۔ اور جن کو یہ لوگ اس کے علاوہ پکارتے ہیں، وہ باطل ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی عالی رتبہ، گرامی قدر ہے۔"

۳۸۔ الکبیر

"الکبیر" "الصغیر" کی ضد ہے، اور یہ دونوں لفظ اجسام کی قدرت وتوانائی کے اعتبار سے بھی مستعمل ہیں اور رتبہ ومرتبہ کے لحاظ سے بھی ــــ "الکبیر" سے یہاں یہی مراد ہے کہ اس میں قدرت وتوانائی کا لحاظ بھی رکھا جائے گا اور رتبہ ومرتبہ کا بھی ــــ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس اعتبار سے بھی صفتِ "الکبیر" سے موصوف ہے کہ وہ اکمل الموجودات اور اشرف الموجودات ہے۔ اس لیے کہ علی الاطلاق وہ قدیم، ازلی اور غنی ہے، جبکہ اس کے علاوہ ہر چیز حادث اور اس کی محتاج ہے۔ چنانچہ ایجاد وامداد میں بالاتفاق سبھی اس کے حاجت مند ہیں ــــ اور اللہ تعالیٰ اس اعتبار سے بھی صفتِ "الکبیر" سے موصوف ہے کہ اس کی ذات حواس کے مشاہدہ اور عقل کے ادراک سے ماوراء ہے اسی لیے اللہ رب العزت نے اپنی شان میں فرمایا ہے :

"عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ" (الرعد : ۹)

"وہ غیب وحاضر کا جاننے والا ہے، سب سے بزرگ (اور) عالی رتبہ ہے۔"

نیز فرمایا :

(بقیہ حاشیہ) پھر ان میں سے بعض صفات تغیر واستحالہ کو واجب کرتی ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ورفیع ہے ــــ اسی طرح ان میں سے بعض صفات اللہ رب العزت کی صفتِ قدیم کے لائق نہیں اور نہ ہی یہ اس کے لیے جائز ہیں!

"وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ" (لقمان : ۳۰)

"اور یہ کہ اللہ تعالیٰ عالی رتبہ، گرامی قدر ہے"!

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان فرماتے ہیں :

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم من الاوجاع کلھا ومن الحمی باسم اللہ الکبیر، نعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار وشر حر النار"[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے مرض، تکلیف اور بخار وغیرہ کے لیے ہمیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے : "باسم اللہ الکبیر ــــ الخ"! یعنی "میں اللہ الکبیر کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ العظیم ہی کی بارگاہ میں پناہ کا متلاشی ہوں، ہر تکلیف، چوٹ، یا زخم سے خون بہنے کے نقصان سے بچنے اور آگ کی گرمی سے محفوظ رہنے کے لیے"!

قاضی، فقیہ، حلیمی فرماتے ہیں :

"صفت "الکبیر" سے موصوف وہ ذات ہے جس کے ارادے بندوں کی نگاہوں سے اوجھل ہوں"۔

امام خطابیؒ فرماتے ہیں :

"الکبیر" وہ ہے جو بڑا ہی صاحبِ جلال، بڑی شان والا ہو اور اس کی عظمت وجلالت کے سامنے سبھی چھوٹے ہوں ـــ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "الکبیر" وہ ہے جو مخلوقات میں سے کسی کی مثل قرار نہیں دیا جا سکتا[2] اسی لیے فرمایا :

"لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ" ـــ الآیۃ"! (الشوریٰ : ۱۱)

"اس کی مثل کوئی چیز بھی تو نہیں"!

سبحانہٗ وتعالیٰ !

(جاری ہے)

---

[1] رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ وابن السنی عن ابن عباسؓ ـــ اس کی اسناد ضعیف ہیں ـــ نیز دیکھیے "الاذکار" ص ۱۱۶ اور حاشیہ !

[2] "الاسماء والصفات" ص ۳۵ ۔